سوال

(46) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آدم علیہ السلام

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

"میں اس وقت بھی نبی تھا جس وقت آدم کا خمیر بنایا گیا" اس ضمن میں کسی کتاب میں صحیح سند سے کوئی روایت ہے؟ (طاہر ندیم، لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ؟"

لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی تھی؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ"

اور نبوت اس وقت واجب ہوئی جب آدم علیہ السلام روح اور جسد کے درمیان تھے۔

(جامع ترمذی، کتاب المناقب، باب ماجاء فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ح 3609 دلائل النبوہ للبیہقی 2/130 وابو نعیم فی الدلائل ص 8 ح 8 المستدرک للحاکم 2/609 اخبار الصبهان لابی نعیم 2/226 کتاب القدر للفریابی ح 14 تاریخ بغداد للخطیب 1/146 امام ترمذی رحمة اللہ علیہ نے کہا: هذا حديث حسن صحيح غريب من حديث ابي هريرة لا نعرفه الا من هذا الوجه)

یہ روایت صحیح ہے۔ ولید بن مسلم نے دلائل النبوة میں سماع کی تصریح کردی ہے اور اس روایت کے کئی شواہد ہیں۔

2۔ سیدنا میسرة الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا:

"قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَتَى كُتِبْتَ نَبِيًّا ؟"

"اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !آپ کب نبی لکھے گئے ؟"

توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ"

"اورآدم علیہ السلام روح اورجسد کے درمیان تھے "

(مسند احمد 5/59 ح 20872 ،کتاب السنۃ لعبداللہ بن احمد 2/398 ح 864 واللفظ لہ ، التاریخ الکبیر للبخاری 7/374 کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ح 410 ،کتاب القدر لجعفر بن محمد الفریابی ص 29 ح 17 طبقات ابن سعد 7/60 المعجم الکبیر للطبرانی 20/353 ح 834 ، 822 ،ابو یعلیٰ الموصلی اتحاف الخیرۃ المھرۃ للبوصیری 9/8 ح 488 حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبھانی 9/53 الحاکم فی المستدرک 609 ، 2/608 وصححہ ووافقہ الذہبی معجم الصحابہ لعبدالباقی بن قانع ج 14 ص 5043 ح 1992 ، 1993)

اس روایت کی سند صحیح ہے بعض روایتوں میں :

"يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا ؟"

آپ کب (سے) نبی تھے ؟ کے الفاظ آئے ہیں ۔

3 ۔ یسرۃ الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی روایت عبداللہ بن ابی السجدعاء العبدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے ۔

(طبقات ابن سعد 7/59 معجم الصحابہ لعبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی 4/134 ح 1652 معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم الاصبھانی 3/1614 ح 4064 معجم الصحابۃ لعبدالباقی بن قانع البغدادی 9/3328 ح 1039 الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی 124 ، 123 ، 143 ، 9/142)

اس حدیث کی سند صحیح ہے ۔

4 ۔ عن رجل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نحوروایۃ میسرۃ الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کتاب السنۃ لابن ابی عاصم ح 411)

5 ۔ عن عبداللہ بن شقیق التابعی مرسلاً نحوروایۃ میسرۃ الفجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(مصنف ابن ابی شیبہ 14/292/292 ح 36542 کتاب القدر للفریابی ح 16 ، 15 طبقات ابن سعد 1/148)

6 ۔ مطرف بن عبداللہ بن الشخیر التابعی ۔ مرسل ، بلفظ : "رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا ؟ .... قَالَ : « بَيْنَ الرُّوحِ وَالطِّينِ مِنْ آدَمَ" (طبقات ابن سعد 1/148 ، وسندہ ضعیف لارسالہ)

7 ۔ عامر الشعبی التابعی مرسل بلفظ ""مَتَى اسْتُنْبِئْتَ ؟ فَقَالَ : « وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ حِينَ أُخِذَ مِنِّي الْمِيثَاقُ" (طبقات ابن سعد 1/148 وسندہ ضعیف جدامع ارسالہ فیہ جابر بن یزید الجعفی ضعیف جدارارفضی ومھتم)

8 ۔ "نصر بن مزاحم (ضعیف) : حدثنا قیس (ابن الربیع) (ضعیف) عن جابرا الجعفی (ضعیف رافضی متہم) عن الشعبی عن ابن عباس قال : قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَتَى كُتِبْتَ

نَبِيًّا؟ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ"

(البزار: كشف الاستار 3/112 ح 2364 وسندہ ضعیف جداً منکر)

9۔ عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنّی عند اللہ مكتوب: خاتم النبيين صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

"میں یقیناً اللہ کے ہاں خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا ہوا تھا اور:

"وإنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِي طِينَتِهِ"

"بے شک آدم اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں تھے"

(شرح السنۃ للبغوی ج 13 ص 207 ح 3626 واللفظ لہ وتفسیر البغوی المشکوٰۃ بتحقیقی ح 5759 واحمد 4/127، 128 البیہقی فی دلائل النبوۃ 2/130 ابن عساکر فی تاریخ دمشق 35/307 و صحیح ابن حبان الموارد: 2093 وصححہ الحاکم 2/600 وتعقبہ الذہبی بقول: ابو بکر (بن ابی مریم) ضعیف "قلت: ولم ینفرد بہ تابعہ الثقۃ معاویۃ بن صالح عن سعید بن سوید عن ابن ہلال السلمی عن عرباض بن ساریۃ وابو نعیم فی دلائل النبوۃ ح 9، وفی حلیۃ الاولیاء 6/89، 90 طبقات ابن سعد 1/149 المعجم الکبیر للطبرانی 18/252، 253 ح 629، 631 کتاب المعرفۃ والتاریخ لیقوب بن سفیان الفارسی 2/345 التاریخ الکبیر للبخاری 6/68 ت 1736 تفسیر ابن ابی حاتم 1/236 ح 1254 تفسیر ابن جریر الطبری ج 1 ص 435 (سورۃ البقرۃ: 129) البزار، کشف الاستار 3/113 ح 2365 وعندہ بعض الالفاظ منکرۃ وسندہ ضعیف من اجل ابی بکر بن ابی مریم وغیرہ)

ابو بکر بن ابی مریم (الغنسی) والی روایت ضعیف ہے لیکن معاویہ بن صالح والی روایت حسن ہے اور میں نے معاویہ بن صالح (ثقہ) کی روایت کو ہی اوپر متن میں لکھا ہے اس روایت کے راویوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

1۔ عرباض بن ساریہ: صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

2۔ عبدالاعلیٰ بن ہلال ویقال عبداللہ: تابعی، لم اجدہ فی تعجیل المنفعۃ روی عنہ سعید بن سوید ویزید بن ایہم ومحمد بن مسلم الزہری (وغیرہم) ترجمۃ فی تاریخ دمشق (35/307) وغیرہ۔ وذکرہ ابن حبان فی الثقات (5/128) وصحح لہ الحاکم (2/600)

"فہو حسن الحدیث علی الاقل واسقطہ بعض الرواۃ من السند وہذا لایضر وہو من المزید فی متصل الاسانید"

3۔ سعید بن سوید: قال البخاری:

"سعيد بن سويد قال البخاري لم يصح حديثه وصحح حديثه ابن حبان والحاكم كما تقدم وانظر تعجيل المنفعة (ص ١٥٢ ت ٣٧١) فحديثه لا ينزل عن درجة الحسن وذكره ابن حبان في الثقات (٦/٣٦١)"

4۔ معاویہ بن صالح الحمصی الحضرمی، روی لہ مسلم فی صحیحہ وغیرہ ووثقہ احمد والجمہور وقال صاحبا "تحریر تقریب التہذیب: "بل ثقۃ" (3/394 ت 6762)

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ معاویہ بن صالح والی روایت بلحاظ سند حسن ہے بعض روایتوں میں "انی عبداللہ" آیا ہے۔ دونوں الفاظ صحیح ہیں۔ جس طرح کہ "کتبت" اور "کنت"

دونوں الفاظ صحیح ہیں۔

معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عبداللہ اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہونا تقدیر میں تخلیق آدم سے پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا لہذا اس حدیث کا تعلق مسئلہ تقدیر سے ہے، مسئلہ تحقیق سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی سے نہیں۔ امام فریابی کا اس حدیث (حدیث ابی ہریرۃ وحدیث یسرۃ الفجر) کو کتاب القدر میں ذکر کرنا اس استدلال کی زبردست دلیل ہے۔

تنبیہ :-

محدث عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ ابن ربیع عن ابی نعیم فی الدلائل وغیرہ کی ایک روایت نقل کی ہے :

"کنت أول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث"

"یعنی میں انبیاء علیہ السلام میں سے سب پہلے تخلیق کیا گیا ہوں اور سب سے آخر میں زندہ ہو کر اُٹھوں گا۔ (تحفۃ الاحوذی ج 4 ص 293 نسخہ ہندیہ)

یہ روایت دلائل النبوۃ لابی نعیم (1/6ح3) الفوائد لتمام الرازی (2/15ح1003) الکشف والبیان للثعلبی (108 الاحزاب : 8) تفسیر ابن ابی حاتم کمافی تفسیر ابن کثیر (3/478 وفی نسخہ 6/383) ابوبکر بن لال کمافی ہامش فردوس الاخبار للدیلمی (3/331ح4883) اور الکامل لابن عدی (3/1209) میں : "سعید بن بشیر حدثنا قتادہ عن الحسن عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" کی سند سے مروی ہے۔

سعید بن بشیر ازدی ضعیف (راوی) تھا۔ (دیکھئے تقریب التہذیب ص 120)

اسے ابن معین اور جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا :

"وقال ابن نمیر : "سعید بن بشیر : منکر الحدیث، ولیس بشیء، لیس بقوي الحدیث یروي عن قتادۃ المنکرات"

"سعید بن بشیر منکر حدیثیں بیان کرنے والا، کچھ چیز نہیں، حدیث میں قوی نہیں تھا، وہ قتادہ سے منکر روایتیں بیان کرتا تھا۔ (الجرح والتعدیل 4/7 وسندہ صحیح)

الساجی نے کہا :

"حدیث عن قتادۃ بمناکیر"

"اس نے قتادہ سے منکر روایتیں بیان کی ہیں" (تہذیب التہذیب 4/10)

یعنی سعید بن بشیر جب قتادہ سے روایت کرے تو وہ روایت منکر ہوتی ہے۔ کسی معتدل محدث نے اس کی قتادہ سے روایت کو صحیح یا حسن قرار نہیں دیا۔ بقول ابن عدی خلید بن دعلج (ضعیف) نے سعید بن بشیر کی متابعت کر رکھی ہے۔ مجھے یہ روایت نہیں ملی۔

قتادہ اور حسن بصری : دونوں مشہور مدلس راوی تھے لہذا اگر ان تک سند صحیح ہوتی تو یہ بھی ضعیف تھی کیونکہ بشرط صحت وعن سے روایت کر رہے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ یہ سند ضعیف ومنکر ہے۔ عصر حاضر کے مشہور محقق شیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس روایت کو "ضعیف" قرار دیا ہے۔ دیکھئے السلسلۃ

الضعیفہ(2/115ح661)

طبقات ابن سعد میں ہے:

"عن قتادۃ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: "کنت اَول الناس فی الخلق وآخرہم فی البعث".(1/149)

اسی کی دو سندیں ہیں:

1۔ عبدالوہاب بن عطاء (مدلس) عن سعید بن ابی عروبۃ (مدلس) عن قتادہ الخ

یہ سند تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

2۔ عمرو بن عاصم الکلابی: اخبرنا ابوبلال (محمد بن سلیم الراسبی: ضعیف ضعفہ الجمہور الخ یہ سند ضعیف ہے۔

یہ دونوں سندیں اگر صحیح بھی ہوتیں تو یہ روایت قتادہ تابعی کے ارسال کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (شہادت، اگست ستمبر2003ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ178

محدث فتویٰ